بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

امن جرگہ میں چیئرمین ASPIRE-KP کا خطاب

موضوع: "خیبر پختونخوا میں بدامنی کی وجوہات، اثرات اور قابلِ عمل حل"

محترم مشران، معزز سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، اراکینِ اسمبلی، سکیورٹی اداروں کے نمائندگان، علما، سول سوسائٹی، میڈیا کے دوستوں اور صوبے کے بہادر عوام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ASPIRE-KP کا تعارف

میں آج بحیثیت چیئرمین ASPIRE-KP کی نمائندگی کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ ایک غیر سیاسی، غیر منافع بخش اور علم و تحقیق پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو خیبر پختونخوا کے مختلف شعبوں میں خدمات انجام دینے والے تجربہ کار ماہرین پر مشتمل ہے، ASPIRE-KP کا مقصد ہے کہ ہم حکومت، عوام اور اداروں کے درمیان معلومات، شواہد اور عوامی مفاد پر مبنی پالیسی مکالمہ پیدا کریں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال میں ہم نے پارلیمنٹیرینز، مقامی حکومتوں کے نمائندوں، ضم شدہ اضلاع کے مشران، نوجوانوں اور ماہرین سے مسلسل رابطہ رکھا، سیمینارز اور گول میز مکالمے منعقد کیے، اور ان کی آواز کو پالیسی سطح پر اجاگر کیا۔ ہم کسی سیاسی جماعت یا حکومت سے وابستہ نہیں، لیکن ہم اس صوبے کے عوام کے خوابوں اور دکھوں سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اسی تعلق کی بنیاد پر ہماری رائے غیر جانب دار، دیانت دار اور عوام دوست ہے۔

جرگہ کا مقصد اور پس منظر

میں سب سے پہلے محترم سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس نہایت اہم امن جرگے کا انعقاد کیا اور بہت ہی اہم موضوع "بدامنی کی وجوہات، اثرات اور قابل عمل حل" کا انتخاب کیا۔ آج کی اس نشست میں میری گفتگو چار بنیادی اجزاء کے گرد گھومتی ہے: پہلا، قوت کا استعمال: کہ طاقت کب، کہاں اور کس حد تک ریاستی مفاد میں استعمال ہونی چاہیے۔ دوسرا، ترقی، تعلیم اور صحت کی سہولتوں کا فروغ، خصوصاً ضم شدہ اضلاع میں جہاں پسماندگی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ تیسرا، مالی محرومی اور بے روزگاری، جو نوجوانوں میں مایوسی اور انتہا پسندی کو ہوا دیتی ہے۔ اور چوتھا، مکالمہ اور مفاہمت — کیونکہ پائیدار امن صرف اس وقت ممکن ہے جب ہم طاقت، ترقی، انصاف اور بات چیت، چاروں کو متوازن انداز میں آگے بڑھائیں۔

بلاشبہ موجودہ امن وامان کے سنگین حالات میں آج کا جرگہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم ایک بار پھر ایسے دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں خوف، بدامنی اور بے یقینی نے لوگوں کے ذہنوں اور سوچ کو شدید متاثر کیا ہے۔ فوج اور پولیس اہلکاروں پر حملے، ٹارگٹ کلنگ، بھتہ خوری، اور سرحد پار دراندازی — یہ سب علامات ہیں ایک ایسے عدمِ استحکام کی جو محض سیکیورٹی مسئلہ نہیں بلکہ سیاسی، معاشی اور سماجی مسئلہ بھی ہے۔ خیبر پختونخوا کی سرزمین تاریخ کے مختلف ادوار میں عالمی طاقتوں کے تصادم کا مرکز رہی ہے۔ گریٹ گیم سے لے کر سرد جنگ، روسی مداخلت اور دہشت گردی کے خلاف جنگ تک، یہ صوبہ ہمیشہ دوسروں کے معرکوں کا میدان بنا رہا۔ ان مسلسل جھٹکوں نے یہاں کے اداروں، معیشت اور معاشرت کو گہرے زخم دیے جن کے اثرات آج بھی ہمارے طرزِ حکمرانی اور عوامی اعتماد میں جھلکتے ہیں۔

آج بدامنی کی وجوہات بہت ہی complex اور Multi Dimensional ہیں۔ اسکے بہت سارے عوامل ہیں ان میں سب سے اہم ریاست کی ماضی کی ان پالیسیوں کا عمل دخل ہے جن کے

بارے میں ہم افسوس تو کر سکتے ہیں لیکن ان کا مداوا نہیں ہو سکتا۔

دوسری بڑی وجہ انتظامی خلا ہے جس نے سرحدی اور دور دراز علاقوں میں انتہا پسند عناصر کو جگہ دی۔ معاشی ناامیدی اور روزگار کے مواقع کی کمی نے نوجوانوں کو غیر ریاستی گروہوں کا آسان شکار بنا دیا۔ افغانستان کی صورتِ حال اور سرحدی تناؤ نے مسئلے کو مزید پیچیدہ کیا ہے۔ وفاق اور صوبے کے درمیان اعتماد کا فقدان پالیسیوں کی ہم آہنگی میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ ضم شدہ اضلاع کی سست ترقی اور موثر پولیس و عدالتی نظام کی عدم موجودگی نے ان علاقوں کو بے یقینی میں رکھا ہے۔

بدامنی کی وجوہات اور ان کا حل

1۔ عوام کو بار بار امن کے وعدے سننے کو ملتے ہیں مگر عملی اطمینان نظر نہیں آتا۔ بدامنی کے اثرات، معصوم جانوں کا نقصان، چاہے وہ عام شہری ہوں یا پولیس و سیکیورٹی اہلکار۔ سرمایہ کاری اور ترقیاتی منصوبوں میں سست روی جس سے روزگار اور اعتماد دونوں متاثر ہوئے۔ تعلیم و صحت کی سہولتوں کی معطلی، خصوصاً ضم شدہ اضلاع میں خواتین اور بچوں پر نفسیاتی اثرات جو نسلوں تک رہتے ہیں۔ سرحدی تجارت میں رکاوٹیں جن سے چھوٹے کاروبار اور مزدور متاثر ہوئے۔ سیاسی تناؤ جس نے ریاستی اداروں اور عوامی نمائندوں کے درمیان فاصلہ پیدا کیا۔ یہ سب اس بات کی گواہی ہے کہ خیبر پختونخوا کے عوام امن کے متلاشی ہیں، مگر امن کو پائیدار بنانے کے لیے انصاف اور شرکت ضروری ہے۔

2۔ قابلِ عمل حل یہ ہے کہ اس جرگے کو ایک واضح پیغام دینا ہوگا کہ امن مسلط نہیں کیا جا سکتا، امن بنایا جاتا ہے۔ شراکت، شفافیت اور انصاف کے ساتھ۔

3۔صوبائی ملکیت اور وفاقی شراکت ایک باقاعدہ وفاق۔صوبہ (Provincial Federal) میں سکیورٹی فریم ورک تشکیل دیا جائے جس میں ہر کارروائی سے پہلے صوبائی حکومت کی منظوری اور نگرانی لازمی ہو۔ یہ صوبہ آپریشن کا میدان نہیں بلکہ امن کا شراکت دار ہونا چاہیے۔صوبائی سطح پر پالیسی سازی کے ساتھ ساتھ اضلاع میں انتظامی خودمختاری کو مضبوط بنانا ناگزیر ہے۔ ہر ضلع میں اختیارات، وسائل اور جوابدہی کے واضح خطوط طے کیے جائیں تاکہ عوامی مسائل وہیں حل ہوں جہاں وہ پیدا ہوتے ہیں۔ افسران کی تعیناتی و کارکردگی کے اصول شفاف بنائے جائیں، اور ایک منظم تبدیلی و اصلاح پروگرام شروع کیا جائے تاکہ سرکاری نظام میں خدمت، دیانت اور کارکردگی کا کلچر پروان چڑھے۔

4۔شہریوں کا تحفظ اولین ترجیح ہو، ہر سکیورٹی حکمتِ عملی میں واضح تحفظ کا پروٹوکول شامل ہو، محفوظ راستے، ہاٹ لائنز اور آزاد مانیٹرنگ ہو، عوامی دل جیتنے کے لیے الفاظ نہیں، عمل درکار ہوتا ہے۔

5۔پولیس اور انٹیلیجنس پر مبنی کارروائی میں خیبر پختونخوا پولیس اور کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ کو وسائل، تربیت اور قانونی تحفظ دیا جائے تاکہ کارروائیاں درست سمت میں اور انسانی تقاضوں کے مطابق ہوں۔انصاف کے بغیر امن محض ایک وقفہ ہے۔ اس لیے عدالتی اور پراسیکیوشن نظام میں فوری اصلاحات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔فوجداری و دیوانی مقدمات کے طریقہ کار کو سادہ اور تیز بنایا جائے تاکہ مظلوم کو جلد انصاف مل سکے اور انصاف ہوتے ہوئے نظر بھی آئے۔

6۔سرحدی تعلقات اور علاقائی تجارت کے فروغ کے لئے پاکستان اور افغانستان کے درمیان مستقل سیاسی و اقتصادی رابطہ گروپ قائم کیا جائے۔سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تجارت، آمدورفت اور انسانی روابط کو بحال کیا جائے تاکہ بداعتمادی ختم ہو۔

7۔ضم شدہ اضلاع کی بحالی و ترقی کے منصوبوں کو فوری ترجیح دی جائے۔ تعلیم، صحت اور سڑکوں کی بحالی ،مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا،متاثرہ خاندانوں کی شفاف معاوضہ اسکیم، بلدیاتی اداروں کو مالی و انتظامی خودمختاری دی جائے۔ وفاقی حکومت پر لازم ہے کہ وہ خیبر پختونخوا کے مالی حقوق کو یقینی بنائے۔ این ایف سی ایوارڈ میں صوبے کا حصہ ضم شدہ اضلاع کی ضروریات کے مطابق ازسرِ نو متعین کیا جائے تاکہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے وسائل کا پیشگی اور پائیدار نظام قائم ہو۔ مالی غیر یقینی خود امن کے لیے خطرہ ہے؛ معاشی استحکام ہی پائیدار امن کی ضمانت ہے۔

8۔امن اور ترقی کو یکجا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سرمایہ کاری کو اہم معاشی شعبوں جیسے معدنیات، زراعت، آبپاشی، چھوٹے کاروبار، اور نوجوانوں کی ہنرمندی پر مرکوز کیا جائے۔ صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے، لیکن ان وسائل کی منصفانہ تقسیم اور شفاف استعمال ہی عوامی اعتماد کو بحال کرسکتا ہے۔ ایک جامع حکمت عملی کے تحت "امن عوام کے ساتھ" کی ایک خصوصی مہم شروع کی جائے جس میں علما، اساتذہ، میڈیا، نوجوان اور سماجی رہنما امن اور عدم تشدد کا پیغام عام کریں۔

9۔سچائی اور مفاہمت ایک "سچائی و مصالحتی فورم" (Truth and Reconciliation Forum) صوبائی اسمبلی کے تحت قائم کی جائے جو بدامنی سے متاثرہ خاندانوں کے دکھوں، نقصان اور تجربات کو ریکارڈ کرے۔ امن کا آغاز سچ بولنے سے ہوتا ہے۔

10۔ ASPIRE-KP اس بات کا عزم کرتا ہے کہ وہ پالیسی، اعداد و شمار اور عوامی حقیقت کے درمیان پُل بنے گا۔ اداروں، حکومت اور عوام کے درمیان اعتماد بڑھائے گا۔ بدامنی کے سماجی و معاشی اثرات پر تحقیق اور رپورٹنگ جاری رکھے گا اور انسانی حقوق و شفافیت پر مبنی بحالی کا علم بلند رکھے گا۔ ہم

سمجھتے ہیں کہ امن صرف جنگ نہ ہونے کا نام نہیں، بلکہ انصاف، مواقع اور اعتماد کے وجود کا نام ہے۔
امن و ترقی کے فیصلوں پر عملدرآمد کی نگرانی کے لیے صوبائی اسمبلی کے تحت ایک عملدرآمد اور نگرانی کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ کمیٹی سہ ماہی بنیادوں پر تمام اداروں کی پیش رفت کا جائزہ لے اور عوام کے سامنے رپورٹ پیش کرے تاکہ فیصلے محض وعدے نہ رہیں بلکہ حقیقی نتائج میں ڈھلیں۔

مکالمہ اور مفاہمت

بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ ٹی ٹی پی جیسے گروہوں سے مذاکرات کرنا، جو ہزاروں پاکستانیوں کی جانوں کے ضیاع کے ذمہ دار رہے ہیں، ان کے جرائم کو جواز فراہم کرتا ہے اور قومی سلامتی کو کمزور کرتا ہے۔ ماضی میں معاہدوں کی خلاف ورزیاں ان کی نیت پر سوال اٹھاتی ہیں۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ محض طاقت کے استعمال سے دیرپا امن ممکن نہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ایک جامع حکمتِ عملی درکار ہے جس میں فوجی کارروائی، سفارتی مکالمہ، اور سماجی و معاشی ترقی تینوں پہلو شامل ہوں۔ خصوصاً ضم شدہ اضلاع میں غربت، بے روزگاری، اور تعلیم کی کمی جیسے بنیادی مسائل کو حل کیے بغیر انتہا پسندی کا دروازہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کو ایک متوازن حکمتِ عملی اپنانی ہوگی جو قومی سلامتی، استحکام، اور شہریوں کی فلاح کو مرکزی حیثیت دے، اور افغانستان سمیت علاقائی ممالک کے ساتھ اعتماد و تعاون کی بنیاد پر دہشت گردی کے خطرے کا مشترکہ حل تلاش کرے۔

آخر میں امن کے حوالے سے آج کے منعقدہ اس اہم جرگہ کے موقع پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا دین کہتا ہے: صلح بہتر ہے اور عدل ہی امن کی بنیاد ہے۔ یاد رکھیئے، ہر حملہ، ہر بم، ہر سرحدی جھڑپ کا پہلا نقصان عام شہری کو ہوتا ہے۔ وہ جو اس ملک کا حقیقی وارث ہے۔ اس لیے اس جرگے کو اس عزم کے ساتھ ختم ہونا چاہیے کہ امن کو مقامی سطح پر، عوام کی شرکت سے اور عزتِ نفس کے ساتھ قائم کیا جائے۔

ہماری تنظیم ASPIRE-KP اس جدوجہد میں ہر ادارے، ہر نمائندے اور ہر شہری کے ساتھ کھڑی رہے گی۔

"دَامن سراغواڑو، خودَحق سرابہ ی کوو" ہم امن چاہتے ہیں، مگر انصاف کے ساتھ۔

خدائے زمنگ داٹولو مل شہ —

بہت شکریہ۔ والسلام

☆☆☆☆☆☆☆☆☆